তাবলীগ : ৫

দারুল উলুম দেওবন্দের ওয়েবসাইট থেকে সংগৃহীত

مولانا محمد سعد کے بعض غلط نظریات و افکار
کے سلسلہ میں دار العلوم دیوبند کا موقف

মাওলানা সাদ সাহেবের কিছু ভুল দৃষ্টিভঙ্গি ও

দারুল উলুম দেওবন্দের অবস্থান

আবদুল্লাহ আল ফারুক অনূদিত

মাওলানা সাদ সাহেবের কিছু ভুল দৃষ্টিভঙ্গি ও দারুল উলুম দেওবন্দের অবস্থান

প্রকাশক এবং স্বত্বাধিকারীর লিখিত অনুমতি ছাড়া এ বইয়ের কোনো অংশ পুনরুৎপাদন বা প্রতিলিপি করা যাবে না, কোনো যান্ত্রিক উপায়ে প্রতিলিপি করা যাবে না, ডিস্ক বা তথ্য সংরক্ষণের কোনো যান্ত্রিক পদ্ধতিতে উৎপাদন বা প্রতিলিপি করা যাবে না। এ শর্তের লঙ্ঘন আইনি দৃষ্টিকোণ থেকে দণ্ডনীয়।

মাওলানা সাদ সাহেবের কিছু ভুল দৃষ্টিভঙ্গি ও
দারুল উলুম দেওবন্দের অবস্থান

[مولانا محمد سعد کے بعض غلط نظریات و افکار
کے سلسلہ میں دار العلوم دیوبند کا موقف]

দারুল উলুম দেওবন্দের
ওয়েবসাইট হতে সংগৃহীত

তথ্য সংগ্রহ ও অনুবাদ
আবদুল্লাহ আল ফারুক

মাকতাবাতুল আসআদ

প্রথম সংস্করণ : ডিসেম্বর ২০১৭ ঈ.
রবিউল আউয়াল ১৪৩৯ হি.

গ্রন্থস্বত্ব : অনুবাদক কর্তৃক সংরক্ষিত

মাকতাবাতুল আসআদের পক্ষে আশুলিয়া, ঢাকা থেকে প্রকাশক আবদুল্লাহ আল ফারুক কর্তৃক প্রকাশিত ও মাকতাবাতুল আযহার দোকান নং-১ আন্ডারগ্রাউন্ড, ইসলামি টাওয়ার, বাংলাবাজার, ঢাকা থেকে পরিবেশিত এবং প্রগতি প্রিন্টিংপ্যালেস, কাঠালবাগান, ঢাকা থেকে মুদ্রিত।

পরিবেশনায়
মাকতাবাতুল আযহার

প্রধান বিক্রয়কেন্দ্র
১২৮ আদর্শনগর, মধ্যবাড্ডা, ঢাকা
☎: 02 988 15 32
: 019 24 07 63 65

শাখা বিক্রয়কেন্দ্র : ১
দোকান নং- ১, আন্ডারগ্রাউন্ড,
ইসলামী টাওয়ার বাংলাবাজার,
ঢাকা : 017 15 02 31 18

শাখা বিক্রয়কেন্দ্র : ২
৩৩, ৩৪, ৩৫ কিতাব মার্কেট
জামিয়া মাদানিয়া যাত্রাবাড়ি,
ঢাকা : 019 75 02 31 18

প্রচ্ছদ : আবুল ফাতাহ মুন্না
বর্ণবিন্যাস : মাদিনা বর্ণশীলন, alfaruque1983@gmail.com

মূল্য : ৫০ [পঞ্চাশ] টাকা মাত্র

MAOLANA SAD SAHEBER KICHU VOOL DRISTIVONGI O DARUL ULOOM DEOBANDER OBOSTHAN
Published by : Maktabatul Asad. Ashulia, Dhaka, Bangladesh
Price : Tk. 50.00 US $ 10.00 only.

সূচি

দারুল উলুম দেওবন্দের জরুরি বিশ্লেষণ ৭
দারুল উলুম দেওবন্দের সর্বশেষ প্রজ্ঞাপন ১৯

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ.......................... حوالہ..........................

ضروری وضاحت

جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بعض غلط نظریات وافکار اور قابلِ اشکال بیانات کے سلسلے میں ملک و بیرون ملک سے آمدہ خطوط وسوالات کے پیشِ نظر ''دارالعلوم/دیوبند'' کے اکابر اساتذہ کرام اور جملہ مفتیان کرام کے دستخط کے ساتھ ایک متفقہ موقف قائم کیا گیا تھا؛ لیکن اِس تحریر کے اجراء سے قبل یہ اطلاع ملی کہ مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے ایک وفد گفتگو کے لیے ''دارالعلوم'' آنا چاہتا ہے، چنانچہ وفد آیا اور اُس نے مولانا محمد سعد صاحب کا یہ پیغام پہنچایا کہ وہ رجوع کے لیے تیار ہیں، چنانچہ متفقہ موقف کی کاپی وفد کے ہمراہ مولانا محمد سعد صاحب کی خدمت میں ارسال کردی گئی، پھر اُن کی طرف سے اس کا جواب بھی موصول ہوا؛ لیکن مجموعی طور پر ''دارالعلوم/دیوبند'' اُن کی تحریر سے مطمئن نہیں ہوا، جس کی سردست کچھ تفصیل مولانا محمد سعد صاحب کے پاس خط کے ذریعہ ارسال کردی گئی ہے۔

دارالعلوم/دیوبند اکابر کی قائم کردہ جماعت تبلیغ کے مبارک کام کو غلط نظریات اور افکار کی آمیزش سے بچانے اور اکابر کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے، نیز جماعت کی افادیت اور علمائے حق کے درمیان اُس کے اعتماد کو باقی رکھنے کے لیے اپنا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل علم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کرنا ایک دینی فریضہ سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس مبارک جماعت کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور ہم سب کو مسلکاً وعملاً راہِ حق پر قائم رہنے کی توفیق بخشے، آمین۔

۵-۳-۳۸ھ ۵-۳-۳۸ھ

نوٹ: اس تحریر کو علماء وخواص کے لیے تیار کیا گیا تھا، لیکن بعض ذرائع سے سوشل میڈیا پر اس کی اشاعت ہوچکی ہے اور اب اس کی معتبریت کے سلسلہ میں لوگ متردد ہیں؛ اس لیے اسے دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر شائع کیا جارہا ہے۔

(۱)

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ.......................... حوالہ.....96/3.....

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد للّٰه رب العالمين، والصّلاة والسّلام على سيد الأنبياء والمرسلين، محمد وآله وأصحابه أجمعين. أمابعد:

اِس وقت دنیا کے بہت سے علمائے حق اور مشائخ وغیرہ کی طرف سے یہ تقاضہ کیا جارہا ہے کہ جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں ''دارالعلوم/دیوبند'' اپنا موقف واضح کرے، حال ہی میں بنگلہ دیش کے معتمد علماء اور پڑوسی ملک کے بھی بعض علماء کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں اور اندرونِ ملک سے بھی ''دارالافتاء، دارالعلوم/دیوبند'' میں کئی استفتاءات آئے ہوئے ہیں۔ ہم جماعت کے داخلی انتشار واختلاف اور نظم وانتظام سے قطع نظر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گذشتہ کئی سالوں سے استفتاءات اور خطوط کی شکل میں مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی سے متعلق جو نظریات وافکار دارالعلوم کو موصول ہورہے ہیں، تحقیق کے بعد اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اُن کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے، بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے، جبکہ بہت سی باتیں ایسی ہیں، جن میں موصوف جمہورِ امت اور اجماعِ سلف کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں، بعض فقہی مسائل میں بھی وہ معتبر دارالافتاؤں کے متفقہ فتوے کے برخلاف بے بنیاد نئی رائے قائم کرکے عوام کے سامنے شدت کے ساتھ بیان کررہے ہیں، نیز تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کررہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور اُن کا استخفاف ہورہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا ردوانکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر واسلاف کی عظمت میں کمی؛ بلکہ استخفاف پیدا ہورہا ہے، اُن کا یہ رویہ جماعتِ تبلیغ کے سابقہ ذمہ داران: حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات کے جو اقتباسات ہم تک موصول ہوئے ہیں، جن کی نسبت اُن کی طرف ثابت ہوچکی ہے، اُن میں سے چند یہ ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم اور جماعت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی مناجات کے لیے خلوت وعزلت میں چلے گئے، جس سے بنی اسرائیل کے پانچ لاکھ ۸۸/ہزار افراد گمراہ ہوگئے، اصل تو موسیٰ علیہ اسلام تھے، وہی ذمہ دار تھے، اصل کو رہنا چاہیے، ہارون علیہ السلام تو معاون اور شریک تھے''۔

''نقل وحرکت توبہ کی تکمیل وتزکیہ کے لیے ہے، توبہ کی تین شرطیں تو لوگ جانتے ہیں، چوتھی شرط نہیں جانتے، بھول گئے، وہ کیا ہے، خروج، اس شرط کو لوگوں نے بھلادیا، ۹۹/قتل کرنے والے کی پہلی ملاقات راہب سے ہوئی، راہب نے اُس کو مایوس کردیا، پھر اُس کی ملاقات ایک عالم سے ہوئی، عالم نے کہا کہ تم فلاں بستی کی طرف خروج کرو، اُس قاتل نے خروج کیا، تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کرلی، اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے لیے خروج شرط ہے، اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی، یہ شرط لوگ بھول گئے، توبہ کی تین شرطیں بیان کرتے ہیں، چوتھی شرط، یعنی: خروج بھول گئے''۔

''ہدایت ملنے کی جگہ مسجد کے علاوہ کوئی نہیں، وہ دینی شعبے جہاں دین ہی پڑھایا جاتا ہے، اگر اُن کا بھی تعلق مسجد سے نہیں، تو خدا کی قسم اُس میں بھی دین نہیں ہوگا، ہاں دین کی تعلیم ہوگی، دین نہیں ہوگا'' (اس اقتباس میں مسجد کے تعلق سے اُن کا منشا مسجد میں جاکر نماز پڑھنا نہیں ہے، اس لیے کہ یہ بات انھوں نے مسجد کی اہمیت اور دین کی بات مسجد ہی میں لاکر کرنے کے سلسلے میں اپنے مخصوص نظریہ کو بیان کرتے وقت کہی ہے، جس کی تفصیل آڈیو میں موجود ہے، اُن کا نظریہ یہ بن چکا ہے کہ دین کی بات مسجد سے باہر کرنا خلافِ سنت ہے، انبیاء اور صحابہ کے طریقہ کے خلاف ہے)

''اجرت لے کر دین کی تعلیم دینا دین کو بیچنا ہے، زنا کار لوگ تعلیم قرآن پر اجرت لینے والوں سے پہلے جنت میں جائیں گے''۔

(۴)

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ..... حوالہ.....

''میرے نزدیک کیمرے والا موبائیل جیب میں رکھ کر نماز نہیں ہوتی، تم علماء سے جتنے چاہے فتوے لے لو، کیمرے والے موبائل سے قرآن کا سننا اور پڑھنا قرآن کی توہین کرنا ہے، اس میں گناہ ملے گا، کوئی ثواب نہیں ملے گا، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن پر عمل کرنے سے محروم کردیں گے، جو علماء اس سلسلے میں جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں، میرے نزدیک وہ علماء سوء ہیں، علماء سوء ہیں، اُن کے دل ودماغ یہود ونصاریٰ سے متاثر ہیں، وہ بالکل جاہل علماء ہیں، میرے نزدیک جو عالم اس کے جواز کا فتویٰ دے، خدا قسم اُس کا دل اللہ کے کلام کی عظمت سے خالی ہے، یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا کہ اصل میں اِس عالم کا دل اللہ کی عظمت سے خالی ہے، چاہے اس کو بخاری یاد ہو، بخاری تو غیر مسلم کو بھی یاد ہوسکتی ہے''۔

''ہر مسلمان پر قرآن کو سمجھ کر پڑھنا واجب ہے، واجب ہے، واجب ہے، جو اس واجب کو ترک کرے گا، اُس کو ترک واجب کا گناہ ملے گا''۔

''مجھے حیرت ہے کہ پوچھا جائے کہ تمہارا اصلاحی تعلق کس سے ہے؟ کیوں نہیں کہتے کہ میرا اصلاحی تعلق اس کام سے ہے، میرا اصلاحی تعلق دعوت سے ہے، اس بات پر یقین کرو کہ اعمال دعوت تربیت کے لیے کافی نہیں؛ بلکہ ضامن ہیں، میں نے خوب غور کرلیا، کام کرنے والوں کے پیر اکھڑنے کی اصل وجہ یہ ہے، مجھے تو غم ہے کہ اُن لوگوں کا جو یہاں بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ چھ نمبر پورا دین نہیں ہے، خود اپنی دہی کو کھٹی کہنے والا کبھی تجارت نہیں کرسکتا، مجھے سخت حیرت ہوئی کہ جب ہمارے ایک ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ مجھے ایک مہینے کی چھٹی چاہیے، مجھے فلاں شیخ کی خدمت میں اعتکاف کے لیے جانا ہے، میں نے کہا کہ اب تک تم لوگوں نے دعوت وعبادت کو جمع نہیں کیا، تمہیں کم از کم چالیس سال تبلیغ میں ہوگئے، چالیس سال تبلیغ میں چلنے کے بعد ایک آدمی یوں کہے کہ مجھے چھٹی چاہیے، کیونکہ میں ایک مہینہ اعتکاف کے لیے جانا چاہتا ہوں، میں نے کہا کہ جو آدمی دعوت سے چھٹی مانگ رہا عبادت کے لیے، وہ دعوت کے بغیر عبادت میں ترقی کیسے کرسکتا ہے؟ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ اعمال نبوت اور اعمال ولایت میں جو فرق ہے، یہ فرق صرف نقل وحرکت کے نہ ہونے کا ہے۔ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ ہم صرف دین سیکھنے کی تشکیل پر نہیں نکال رہے ہیں، اس لیے کہ دین سیکھنے کے تو اور بھی راستے ہیں، بس تبلیغ میں نکلنا ہی کیوں ضروری ہے، دین ہی تو سیکھنا ہے، مدرسہ سے سیکھ لو، خانقاہ سے سیکھ لو''۔

اُن کے بیانات کے بعض ایسے اقتباسات بھی موصول ہوئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی داخل ہے، صرف اسی کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقہ جہد سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہٖ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالانکہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت وتبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زمانوں میں دعوت وتبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ، مجتہدین، فقہاء، محدثین، مشائخ، اولیاء اللہ اور قرب ہی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے۔

ہم نے اختصار کی وجہ سے یہ چند باتیں ہی عرض کی ہیں، ان کے علاوہ بھی بہت سی ایسی باتیں موصول ہورہی ہیں، جو جمہور علماء سے ہٹ کر ایک نئے مخصوص نظریہ کی غماز ہیں، ان باتوں کا غلط ہونا بالکل واضح ہے، اس لیے ان پر تفصیلی کلام کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

اس سے پہلے دارالعلوم دیوبند کی طرف سے کئی بار خطوط کے ذریعہ اور دارالعلوم میں تبلیغی اجتماع کے موقع پر ''بنگلہ والی مسجد'' کے وفد کے سامنے بھی اس پر توجہ دلائی گئی تھی؛ لیکن خطوط کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

جماعت تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے، جو عملاً ومسلکاً جمہور امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیاء کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث وآثار کی من مانی تشریحات سے علمائے حق کبھی متفق نہیں ہوسکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا؛ اس لیے کہ اسی قسم کے نظریات بعد میں پوری جماعت کو راہِ حق سے منحرف کردیتے ہیں، جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔

(۳)

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ..... حوالہ.....

اس لیے ہم ان معروضات کی روشنی میں امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار ونظریات اور قرآن وحدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں، جو بلاشبہہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لیے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں؛ لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں۔

جماعت کے حلقے میں اثر ورسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار ونظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی، تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعت تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہوکر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار لے۔

ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جماعت کی حفاظت فرمائے اور اکابر کے طریق پر اخلاص کے ساتھ جماعتِ تبلیغ کو زندہ جاوید اور پھلتا پھولتا رکھے، آمین، ثم آمین۔

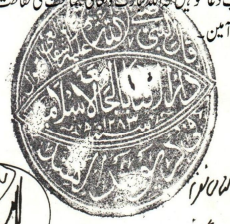

نوٹ: پہلے اس طرح کی نامناسب باتیں تبلیغی جماعت میں شامل بعض افراد کی طرف سے ہوئی تھیں، تو اُس دور کے علمائے دین، مثلاً: حضرت شیخ الاسلامؒ وغیرہ نے اُن کو متنبہ کیا، تو اُن حضرات نے اس کا تدارک کیا؛ مگر اب خود ذمہ دار ہی اس طرح کی باتیں؛ بلکہ اس سے بڑھ کر جیسا اقتباسات سے واضح ہے کررہے ہیں اور اُن کو توجہ دلائی گئی، مگر وہ متوجہ نہیں ہورہے ہیں، جس کی بناء پر لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے اس فیصلہ اور فتویٰ کی تصدیق کی جاتی ہے۔

مولانا محمد سعد کے بعض غلط نظریات و افکار
کے سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کا موقف

মাওলানা সাদ সাহেবের কিছু ভুল দৃষ্টিভঙ্গি ও চিন্তাধারা প্রসঙ্গে দারুল উলুম দেওবন্দের অবস্থান

[দারুল উলুম দেওবন্দের ওয়েবসাইটে এ শিরোনামেই রয়েছে]

জরুরি বিশ্লেষণ

জনাব মাওলানা মুহাম্মদ সাদ কান্ধলভি সাহেবের কিছু ভ্রান্ত দৃষ্টিভঙ্গি, চিন্তাধারা ও আপত্তিকর বয়ান সম্পর্কে দেশ-বিদেশ থেকে আগত অনেকগুলো চিঠি ও জিজ্ঞাসা সামনে রেখে 'দারুল উলুম দেওবন্দ'-এর শীর্ষস্থানীয় আসাতিযায়ে কেরাম ও সকল মুফতিয়ানে কেরামের স্বাক্ষর সহকারে একটি সর্বসম্মত অবস্থান গ্রহণ করা হয়েছিল। কিন্তু তা লিখিত আকারে প্রকাশ করার পূর্বে এ সংবাদ আসে যে, মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের পক্ষ থেকে একটি প্রতিনিধিদল আলোচনার উদ্দেশ্যে 'দারুল উলুম' আসতে চাচ্ছে।

প্রতিনিধিদলটি এসে মাওলানা সাদ সাহেবের এ বার্তা পৌঁছে দেয় যে, তিনি রুজু করতে প্রস্তুত। তখন সর্বসম্মত অবস্থানের অনুলিপি প্রতিনিধিদলটির সঙ্গে মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের খেদমতে পাঠিয়ে দেওয়া হয়। এর কিছু দিন পর তার পক্ষ থেকে এর উত্তরও হস্তগত হয়। কিন্তু সামষ্টিকভাবে 'দারুল উলুম দেওবন্দ' তার লেখা

বক্তব্যে আশ্বস্ত হতে পারেনি। যার আদ্যোন্ত বিবরণ খানিকটা বিস্তারিত আকারে মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের কাছে ডাক মারফত প্রেরণ করা হয়।

আকাবির রহ.-এর প্রতিষ্ঠিত তাবলীগ জামাতের মুবারক মেহনতকে ভুল দৃষ্টিভঙ্গি ও চিন্তাধারার সংমিশ্রণ থেকে বাঁচাতে এবং আকাবির রহ. এর আদর্শ ও চেতনার ওপর প্রতিষ্ঠিত রাখার উদ্দেশ্যে; পাশাপাশি মুবারক জামাতটির সার্বিক উপকারিতা ও হকপন্থী আলেমদের মনে এর প্রতি আস্থা বহাল রাখার উদ্দেশ্যে দারুল উলুম এ সিদ্ধান্ত নিয়েছে যে, এই সর্বসম্মত অবস্থান সকল মাদরাসার কর্তৃপক্ষের কাছে, উলামায়ে কেরাম ও উম্মাহর দূরদর্শী ব্যক্তিবর্গের খেদমতে প্রেরণ করা এ সময়ের অন্যতম আবশ্যিক দ্বীনি দায়িত্ব। আল্লাহ তাআলা এই মুবারক জামাতকে সর্বোতভাবে নিরাপদ রাখুন। আমাদের সবাইকে আদর্শ ও আমলের ময়দানে সত্যপথের ওপর অবিচল থাকার তাওফিক দিন। আমিন।

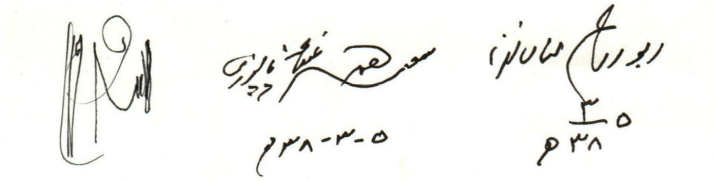

নোট : লেখাটি উলামায়ে কেরামের জন্যে তৈরি করা হয়েছিল; কিন্তু বিভিন্ন মাধ্যমে সোশাল মিডিয়ায় লেখাটি ছড়িয়ে পড়ে। এখন লেখাটির গ্রহণযোগ্যতার ব্যাপারে মানুষ দ্বিধান্বিত। এজন্যে তা দারুল উলুম দেওবন্দের ওয়েবসাইটে প্রকাশ করা হচ্ছে।

বিসমিল্লাহির রহমানির রহিম

সকল প্রশংসা সকল জাহানের রব আল্লাহর জন্যে। দরুদ ও সালাম বর্ষিত হোক নবি-রাসূলদের সর্দার মুহাম্মদ ও তাঁর পরিবার ও সকল সঙ্গীদের ওপর।

এ সময় পৃথিবীর অনেক উলামায়ে হক ও বুযুর্গানে দ্বীনের পক্ষ থেকে নিয়মিত এ অনুরোধ আসছে যে, জনাব মাওলানা মুহাম্মদ সাদ কান্ধলভি সাহেবের দৃষ্টিভঙ্গি ও চিন্তাধারা সম্পর্কে 'দারুল উলুম দেওবন্দ' যেন নিজ অবস্থান পরিষ্কার করে। সম্প্রতি বাংলাদেশের বেশ কজন নির্ভরযোগ্য আলেম ও প্রতিবেশী দেশেরও কয়েকজন আলেমের পক্ষ থেকে অনেকগুলো চিঠি আমাদের কাছে এসেছে। দেশের ভেতর থেকেও 'দারুল উলুম দেওবন্দের দারুল ইফতা'-এ ফতোয়া চেয়ে অনেকগুলো আবেদন জমা হয়েছে। আমরা তাবলীগ জামাতের অভ্যন্তরীণ বিশৃঙ্খলা, মতভিন্নতা এবং প্রশাসন ও ব্যবস্থাপনার দিকে না তাকিয়ে শুধু এতটুকু নিবেদন করতে চাই যে, বিগত কয়েক বছর ধরে অনেকগুলো ইসতিফ্তা ও চিঠি-পত্র থেকে মাওলানা মুহাম্মদ সাদ কান্ধলভি সাহেব সম্পর্কে যেই দৃষ্টিভঙ্গি ও চিন্তাধারা দারুল উলুমের কাছে পৌঁছেছে, অনুসন্ধানের পর এখন এ কথা প্রমাণিত হয়েছে যে, তার বিভিন্ন বয়ানের মাঝে কুরআন ও হাদিসের ভুল ও অপ্রণিধানযোগ্য ব্যাখ্যা, বিভ্রান্তিকর দলিল ও মনগড়া তাফসির পাওয়া যায়। তার অনেকগুলো কথার মাঝে আম্বিয়ায়ে কেরাম আলাইহিমুস সালামের সম্মানিত মর্যাদার প্রতি অবমাননা প্রকাশ পেয়েছে। এমনকি তার অনেকগুলো কথা এমন যে, সেগুলোতে তিনি উম্মাহর সংখ্যাগরিষ্ঠ অংশ ও মহান পূর্বসূরিদের সম্মিলিত সিদ্ধান্তের সীমারেখার বাইরে বেরিয়ে গেছেন। কিছু কিছু ফিকহি মাসআলাতেও তিনি নির্ভরযোগ্য দারুল ইফতাগুলোর সম্মিলিত ফতোয়ার বিরুদ্ধে ভিত্তিহীন নতুন অভিমত দাঁড় করিয়ে জনগণের সামনে কঠোর ভাষায় বয়ান করে চলেছেন। উপরন্তু তাবলীগ জামাতের মেহনতের গুরুত্ব তিনি

এমন ভাষায় ব্যক্ত করছেন যে, এর মাধ্যমে দ্বীনের অপরাপর শাখার বিরুদ্ধে তীব্র সমালোচনা ও সেগুলো সম্পর্কে অবমাননা হচ্ছে। মহান পূর্বসূরিগণের দ্বীনপ্রচারের পুরাতন পদ্ধতিগুলোকে তিনি প্রত্যাখ্যান ও অস্বীকার করছেন। তার এহেন কার্যকলাপের ফলে আকাবির-আসলাফের সম্মানহানী হচ্ছে। তাদের প্রতি আস্থার সংকট তৈরি হচ্ছে। তার এই আচরণ তাবলীগ জামাতের ইতোপূর্বকার দায়িত্বশীল হযরত মাওলানা ইলয়াস সাহেব রহ. হযরত মাওলানা ইউসুফ সাহেব রহ. ও হযরত মাওলানা ইনআমুল হাসান সাহেব রহ. এর সম্পূর্ণ পরিপন্থী।

মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের বিভিন্ন বয়ান থেকে যেই নির্বাচিত অংশগুলো আমাদের কাছে পৌঁছেছে। কথাগুলো যে তারই বক্তব্য, এ কথাও ইতোমধ্যে প্রমাণিত হয়েছে। সেখান থেকে কয়েকটি নিম্নে তুলে ধরা হল—

"حضرت موسی علیہ السلام قوم اور جماعت کو چھوڑ کر حق تعالی کی مناجات کے لیے خلوت وعزلت میں چلے گئے، جس سے بنی اسرائیل کے پانچ لاکھ ۸۸ ہزار افراد گمراہ ہو گئے، اصل تو موسی علیہ السلام تھے، وہی ذمہ دار تھے، اصل کو رہنا چاہیے، ہارون علیہ السلام تو معاون اور شریک تھے"۔

'হযরত মুসা আলাইহিস সালাম জাতি ও জামাত ছেড়ে আল্লাহ তাআলার সঙ্গে সংগোপনে কথা বলার উদ্দেশ্যে নীরব-নিভৃত স্থানে চলে যান। যার ফলে বনি ইসরাঈলের ৫ লক্ষ ৮৮ হাজার সদস্য গুমরাহ হয়ে যায়। প্রধান ছিলেন মুসা আলাইহিস সালাম। তিনিই মূল যিম্মাদার ছিলেন। প্রধানের অবস্থান করা উচিত ছিল। হারুন আলাইহিস সালাম তো সহকারী ও সম্পৃক্ত ছিলেন।'

" نقل وحرکت توبہ کی تکمیل وتزکیہ کے لئے ہے، توبہ کی تین شرطیں تو لوگ جانتے ہیں، چوتھی شرط نہیں جانتے، بھول گئے، وہ کیا ہے، خروج، اس شرط کو لوگوں نے بھلا دیا، ۹۹/ قتل کرنے والے کی پہلی ملاقات راہب سے ہوئی، راہب نے اُس کو

مایوس کر دیا، پھر اُس کی ملاقات ایک عالم سے ہوئی، عالم نے کہا کہ تم فلاں بستی کی طرف خروج کرو، اُس قاتل نے خروج کیا، تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کرلی، اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے لیے خروج شرط ہے، اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی، یہ شرط لوگ بھول گئے، توبہ کی تین شرطیں بیان کرتے ہیں، چوتھی شرط، یعنی: خروج بھول گئے"۔

'পরিপূর্ণ তাওবা ও আত্মশুদ্ধির প্রয়োজনেই নকল-হরকত। মানুষ তাওবার তিন শর্তের কথা জানে, চতুর্থ শর্ত জানে না। ভুলে গেছে। সেই শর্তটি কী? খুরুজ। মানুষ এই শর্তের কথা ভুলে গেছে। ৯৯ জন হত্যাকারী খুনীর প্রথম সাক্ষাৎ হয়েছিল সন্ন্যাসীর সঙ্গে। সন্ন্যাসী তাকে নিরাশ করে। এরপর তার সাক্ষাৎ হয় জনৈক আলেমের সঙ্গে। আলেম তাকে বলেন, তুমি অমুক বসতির উদ্দেশে বের হও। ওই খুনী যখন বের হয় তখন আল্লাহ তার তাওবা কবুল করেন। এথেকে বুঝে আসে যে, তাওবার জন্যে খুরুজ শর্ত। এটি ব্যতীত তাওবা কবুল হয় না। মানুষ এই শর্ত ভুলে গেছে। তাওবার তিনটি শর্ত বয়ান কবে বেড়ায়; অথচ চতুর্থ শর্ত খুরুজের কথা ভুলে গেছে।'

"ہدایت ملنے کی جگہ مسجد کے علاوہ کوئی نہیں، وہ دینی شعبے جہاں دین ہی پڑھا جاتا ہے، اگر اُن کا بھی تعلق مسجد سے نہیں، تو خدا کی قسم اُس میں بھی دین نہیں ہوگا، ہاں دین کی تعلیم ہوگی، دین نہیں ہوگا"

'মসজিদ ছাড়া অন্য কোথাও হিদায়াত পাওয়া যায় না। দ্বীনের এমন শাখা, যেখানে শুধু দ্বীনই পড়ানো হয়, যদি তার সম্পর্ক মসজিদের সঙ্গে না থাকে তাহলে খোদার কসম! সেখানেও দ্বীন থাকবে না। হয়তো সেখানে দ্বীনের তালিম হবে; কিন্তু দ্বীন হবে না।'

(এ চয়নিকার মাঝে সাদ সাহেব 'মসজিদের সঙ্গে সম্পর্ক' বলে মসজিদে গিয়ে নামায পড়া বোঝাননি। কারণ, কথাটি তিনি 'মসজিদের গুরুত্ব

এবং দ্বীনি কথা মসজিদে গিয়েই বলতে হবে' এ সম্পর্কে তার বিশেষ দৃষ্টিভঙ্গি বয়ান করার সময় বলেছিলেন। যার পূর্ণাঙ্গ বিবরণ অডিও আকারে আমাদের কাছে বিদ্যমান রয়েছে। তিনি এমন দৃষ্টিভঙ্গি বানিয়েছেন যে, দ্বীনের কথা মসজিদের বাইরে বলা সুন্নাতের পরিপন্থী। এবং তা আম্বিয়া ও সাহাবিদের মতাদর্শের সঙ্গে সাংঘর্ষিক।)

"اجرت لے کر دین کی تعلیم دینا دین کو بیچنا ہے، زناکار لوگ تعلیم قرآن پر اجرت لینے والوں سے پہلے جنت میں جائیں گے"۔

'বেতন নিয়ে দ্বীন শিক্ষা দেওয়ার অর্থ দ্বীন বিক্রি করা। ব্যভিচারী লোকেরা ওই সকল লোকের আগে জান্নাতে যাবে, যারা কুরআন শিক্ষা দিয়ে বেতন নেয়।'

"میرے نزدیک کیمرے والا موبائیل جیب میں رکھ کر نماز نہیں ہوتی، تم علماء سے جتنے چاہے فتوے لے لو، کیمرے والے موبائل سے قرآن کا سننا اور پڑھنا قرآن کی توہین کرنا ہے، اس میں گناہ ملے گا، کوئی ثواب نہیں ملے گا، اس کی وجہ سے اللہ تعالی قرآن پر عمل کرنے سے محروم کردیں گے، جو علماء اس سلسلے میں جواز کا فتوی دی دے رہے ہیں، میرے نزدیک وہ علماء سوء ہیں، علماء سوء ہیں، اُن کے دل ودماغ یہود ونصاری سے متاثر ہیں، وہ بالکل جاہل علماء ہیں، میرے نزدیک جو عالم اس کے جواز کا فتوی دے، خدا قسم اُس کا دل اللہ کے کلام کی عظمت سے خالی ہے ، یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا کہ اصل میں اِس عالم کا دل اللہ کی عظمت سے خالی ہے، چاہے اِس کو بخاری یاد ہو، بخاری تو غیر مسلم کو بھی یاد ہو سکتی ہے"۔

'আমার মতে ক্যামেরাবিশিষ্ট মোবাইল পকেটে রেখে নামায হয় না। তোমরা আলেমদের কাছে যত জিজ্ঞেস করো, যতো ফতোয়া নাও, ক্যামেরাবিশিষ্ট মোবাইল দিয়ে কুরআন শোনা ও পড়া কুরআনের অবমাননা। এতে গুনাহ হবে। কোনো সাওয়াব হবে না। এমন কাজ করলে আল্লাহ তাআলা

কুরআনের ওপর আমল করার সুযোগ থেকে বঞ্চিত করবেন। যেসব আলেম এগুলো জায়েয হওয়ার ফতোয়া দেন আমার মতে তারা উলামায়ে সু। তারা উলামায়ে সু। তাদের মন-মস্তিষ্ক ইয়াহুদ-নাসারা কর্তৃক প্রভাবিত। তারা বিলকুল জাহেল আলেম। আমার মতে, যেসব আলেম তা জায়েয হওয়ার ফতোয়া দেন আল্লাহর কসম, তার অন্তর আল্লাহর কালামের শ্রেষ্ঠত্ব থেকে শূন্য। এ কথা আমি এজন্যে বলছি যে, আমাকে এক বড় আলেম বলেছেন, এতে কী সমস্যা! আমি বললাম, আসলে ওই আলেমের অন্তর আল্লাহর শ্রেষ্ঠত্ব থেকে শূন্য। চাই তার বুখারি মুখস্থ থাকুক। বুখারি তো অমুসলিমদেরও মুখস্থ থাকে।'

"ہر مسلمان پر قرآن کو سمجھ کر پڑھنا واجب ہے، واجب ہے، واجب ہے، جو اس واجب کو ترک کرے گا،اُس کو ترک واجب کا گناہ ملے گا"۔

'কুরআন বুঝে পড়া প্রত্যেক মুসলমানের ওপর ওয়াজিব। ওয়াজিব। যে ব্যক্তি তা পরিত্যাগ করবে তার ওয়াজিব ত্যাগ করার গুনাহ হবে।'

"مجھے حیرت ہے کہ پوچھا جائے کہ تمھارا اصلاحی تعلق کس سے ہے؟ کیوں نہیں کہتے کہ میرا اصلاحی تعلق اس کام سے ہے، میرا اصلاحی تعلق دعوت سے ہے،اس بات پر یقین کرو کہ اعمال دعوت تربیت کے لیے کافی نہیں؛بلکہ ضامن ہیں، میں نے خوب غور کر لیا، کام کرنے والوں کے پیر اکھڑنے کی اصل وجہ یہ ہے، مجھے تو غم ہے کہ اُن لوگوں کا جو یہاں بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ چھ نمبر پورا دین نہیں ہے، خود اپنی دہی کو کھٹی کہنے والا کبھی تجارت نہیں کر سکتا، مجھے سخت حیرت ہوئی کہ جب ہمارے ایک ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ مجھے ایک مہینے کی چھٹی چاہیے، مجھے فلاں شیخ کی خدمت میں اعتکاف کے لیے جانا ہے، میں نے کہا کہ اب تک تم لوگوں نے دعوت وعبادت کو جمع نہیں کیا، تمھیں کم از کم چالیس سال تبلیغ میں ہو گئے،

چالیس سال تبلیغ میں چلنے کے بعد ایک آدمی یوں کہے کہ مجھے چھٹے چاہیے،کیونکہ میں ایک مہینہ اعتکاف کے لیے جانا چاہتا ہوں، میں نے کہا کہ جو آدمی دعوت سے چھٹی مانگ رہا عبادت کے لیے، وہ دعوت کے بغیر عبادت میں ترقی کیسے کر سکتا ہے؟ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ اعمال نبوت اور اعمال ولایت میں جو فرق ہے، یہ فرق صرف نقل وحرکت کے نہ ہونے کا ہے ۔میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ ہم صرف دین سیکھنے کی تشکیل پر نہیں نکال رہے ہیں،اس لیے کہ دن سیکھنے کے تو اور بھی راستے ہیں، بس تبلغ میں نکلنا ہی کیوں ضروری ہے، دین ہی تو سیکھنا ہے،مدرسہ سے سیکھ لو،خانقاہ سے سیکھ لو"۔

'আমার অবাক লাগে যখন কেউ প্রশ্ন করে যে, তোমার ইসলাহি সম্পর্ক কার সঙ্গে? কেন এর উত্তরে বলো না যে, আমার ইসলাহি সম্পর্ক এই কাজের সঙ্গে। আমার আত্মশুদ্ধির সম্পর্ক দাওয়াতের সঙ্গে। এ কথার ওপর পূর্ণ বিশ্বাস রাখো যে, দাওয়াতের এই আমল ব্যক্তির দীক্ষার জন্যে শুধু যথেষ্টই নয়; বরং নিশ্চয়তা বহন করে।

আমি খুব গভীরভাবে ভেবে দেখেছি যে, এটাই মেহনতকারীদের পদস্খলনের মূল কারণ। ওই সমস্ত লোককে দেখলে আমার খুব আফসোস হয়, যারা এখানে বসে বলে, ছয় নম্বরের মাঝে পুরো দ্বীন নেই। যেই ব্যবসায়ী নিজেই নিজের দই টক বলে, সে ব্যবসা করতে পারবে না।

আমি খুব অবাক হই যখন আমার কোনো সাথী এসে আমার কাছে বলে যে, আমার এক মাসের ছুটি প্রয়োজন। অমুখ শায়খের খেদমতে আমাকে ইতিকাফ করতে যেতে হবে। তাকে আমি বলি, এখন পর্যন্ত তুমি দাওয়াত ও ইবাদতকে একত্র করতে পারোনি! তুমি তো নিদেনপক্ষে চল্লিশ বছর দাওয়াতি কাজে ব্যয় করে ফেলেছো। চল্লিশ বছর তাবলীগে সময় ব্যয় করার পর একজন মানুষ কীভাবে বলতে পারে যে,

আমার ছুটি দরকার! কারণ, আমি এক মাস ইতিকাফে বসার জন্যে যেতে চাচ্ছি। আমি বলি, যে মানুষ দাওয়াতের কাজ থেকে ছুটি চায় ইবাদত করার উদ্দেশ্যে, সে ব্যক্তি দাওয়াত ব্যতিরেকে কীভাবে ইবাদতে উন্নতি করবে!? আমি পরিষ্কার ভাষায় জানিয়ে দিচ্ছি যে, নবুওয়াতের আমল আর বিলায়াতের মাঝে ফারাক আছে। এই ফারাক তৈরি হয়েছে স্রেফ নকল-হরকত না করার কারণে। আমি পরিষ্কার বলে দিচ্ছি যে, আমরা স্রেফ দ্বীন শেখার তাশকিল করতেই বের করছি না। কারণ, দ্বীন শেখার জন্যে তো আরো অনেক পথ আছে। শুধু এর জন্যে তাবলীগে বের হওয়া কেন আবশ্যক হবে! দ্বীন যদি শিখতেই হয় তাহলে মাদরাসা থেকে শেখো, খানকাহ থেকে শেখো।'

মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের বয়ান থেকে এমন কিছু চয়নিকাও আমাদের হাতে এসেছে, যেখানে এ কথা প্রকাশ পেয়েছে যে, তার মতে শুধু তাবলীগ জামাতের বর্তমান পদ্ধতিই দাওয়াতের বিস্তৃত অর্থ ধারণ করে। তিনি স্রেফ এটাকেই নবি-রাসূল-সাহাবিদের মুজাহাদার পদ্ধতি অভিহিত করে থাকেন। এই বিশেষ পদ্ধতিকেই তিনি সুন্নত ও অবিকল আম্বিয়ায়ে কেরামের মেহনত সাব্যস্ত করে থাকেন। অথচ উম্মাহর জমহুর মনীষীদের সর্বসম্মত সিদ্ধান্ত হলো, দাওয়াত ও তাবলীগ হলো একটি সামগ্রিক বিষয়। শরিয়ত এর জন্যে এমন কোনো বিশেষ পদ্ধতি আবশ্যক করে দেয়নি, যা ত্যাগ করলে সুন্নাত ত্যাগ করার অপরাধ হবে। যুগে-যুগে দাওয়াত ও তাবলীগের অজস্র পদ্ধতি প্রচলিত ছিল। ইতিহাসের কোনো যুগেই দাওয়াতের দায়িত্ব পালনের ক্ষেত্রে অবহেলা করা হয়নি। সাহাবায়ে কেরামের পর তাবেঈন, তাব্‌য়ে তাবেঈন, আইম্মাহ, মুজতাহিদিন, ফুকাহা, মুহাদ্দিসিন, মাশায়েখ, আল্লাহওয়ালা অলিগণ ও নিকট অতীতের আমাদের আকাবির রহ. আন্তর্জাতিক পর্যায়ে দ্বীন পুনরুজ্জীবিত করার জন্যে ভিন্ন ভিন্ন পদ্ধতি অবলম্বন করেছেন।

আমরা কলেবর সংক্ষিপ্ত রাখার উদ্দেশ্যে অল্প কিছু কথা নিবেদন করলাম। তার এই বয়ানগুলো ছাড়াও এমন এমন কথা আমাদের কাছে

পৌঁছেছে, যা জমহুর উলামার অবস্থান থেকে সরে এসে একটি বিশেষ দৃষ্টিভঙ্গির প্রতিনিধিত্ব করে। তাঁর কথাগুলো যে বিভ্রান্তিকর, তা পরিষ্কার স্পষ্ট। এ কারণে এখানে সেগুলো সম্পর্কে বিশদ আলোচনার প্রয়োজন নেই।

ইতোপূর্বে দারুল উলুম দেওবন্দের পক্ষ থেকে একাধিক চিঠির মাধ্যমে এবং দারুল উলূমে তাবলীগি ইজতিমা চলাকালে 'বাংলাওয়ালি মসজিদ' এর প্রতিনিধিদলের সামনেও দৃষ্টি আকর্ষণ করা হয়েছিল। কিন্তু অদ্যাবধি সেই চিঠিগুলোর কোনো উত্তর আমাদের কাছে আসেনি।

তাবলীগ জামাত একটি বিশেষ দ্বীনি জামাত। যা কাজের ময়দানে ও আদর্শের ক্ষেত্রে যদি উম্মাহর জমহুর ও আকাবির রহ. এর মতাদর্শ থেকে সরে যায় তাহলে কখনই নিরাপদ থাকবে না। নবি-রাসূলদের শানে বেয়াদবি, আদর্শিক স্খলন, মনগড়া তাফসির, হাদিস ও দ্বীনি বর্ণনার ইচ্ছেমাফিক অপব্যাখ্যা করা হলে হকপন্থী উলামায়ে কেরাম কখনই এর সঙ্গে একমত হবেন না। এর ওপর তারা নীরবতাও অবলম্বন করতে পারেন না। কেননা এ ধরনের দৃষ্টিভঙ্গি পরবর্তীকালে পুরো জামাতকে সত্যপথ থেকে বিচ্যুত করে দেয়। যেমনটি অতীতে অনেকগুলো সংস্কারমূলক দ্বীনি সংগঠনের বেলায় ঘটতে দেখা গেছে।

এ কারণে আমরা উপরের কথাগুলোর আলোকে মুসলিম উম্মাহ বিশেষত সাধারণ তাবলীগি ভাইদেরকে এ ব্যাপারে সতর্ক করা নিজেদের দ্বীনি দায়িত্ব মনে করছি যে, মৌলভি মুহাম্মদ সাদ সাহেব তার জ্ঞানস্বল্পতার কারণে নিজ মতাদর্শ ও চিন্তাধারার মাঝে, কুরআন-হাদিসের ব্যাখ্যাকালে আহলে সুন্নাহ ওয়াল জামাআর মূল স্রোত থেকে ক্রমশ সরে যাচ্ছেন। যা নিঃসন্দেহে গুমরাহির পথ। কাজেই তার ওই কথাগুলোর ওপর নীরবতা অবলম্বন করা যেতে পারে না। কারণ, যদিও এটি বর্তমানে ব্যক্তিবিশেষের দৃষ্টিভঙ্গি মাত্র; কিন্তু বিষয়গুলো এখন জনসাধারণের মাঝে খুব দ্রুত ছড়িয়ে পড়ছে।

আমরা তাবলীগ জামাতের প্রভাবশালী, ভারসাম্যপূর্ণ মানসিকতার অধিকারী, বিচক্ষণ দায়িত্বশীলদেরও দৃষ্টি আকর্ষণ করছি যে, আকাবির রহ. কর্তৃক প্রতিষ্ঠিত এই জামাতকে উম্মাহর মূল স্রোত ও পূর্ববর্তী

আকাবির যিম্মাদারদের মতাদর্শ ও দৃষ্টিভঙ্গির ওপর প্রতিষ্ঠিত রাখার চেষ্টা করুন। মৌলভি মুহাম্মদ সাদ সাহেবের যেই বিভ্রান্তিকর দৃষ্টিভঙ্গি ও চিন্তাধারা ইতোমধ্যে জনসাধারণের মাঝে ছড়িয়ে পড়েছে, সেগুলোর সংশোধন করার পূর্ণ প্রয়াস চালিয়ে যান। যদি এগুলোর ওপর তাৎক্ষণিক বিধি-নিষেধ আরোপ না করা হয় তাহলে অদূর ভবিষ্যতে তাবলীগ জামাত সংশ্লিষ্ট উম্মাহর একটি বড় অংশ গুমরাহির শিকার হয়ে ভ্রান্ত ফেরকার আকৃতি ধারণ করার আশঙ্কা রয়েছে।

আমরা সবাই দুআ করছি যে, আল্লাহ তাআলা এই মুবারক জামাতকে রক্ষা করুন। আকাবির মনীষাদের পদ্ধতি মেনে ইখলাসের সঙ্গে তাবলীগ জামাতকে জীবন্ত-কর্মচঞ্চল রেখে মেহনতের ব্যাপক প্রচার-প্রসার করুন। আমিন। সুম্মা আমিন।

নোট : পূর্বে এ ধরনের অসংলগ্ন কথা তাবলীগ জামাতে অন্তর্ভুক্ত কিছু সদস্যের কাছ থেকে শোনা গিয়েছিল। তখন সে যুগের দ্বীনদার আলেম যথা হযরত শাইখুল ইসলাম মাদানি রহ. তাদের সতর্ক করে দিয়েছিলেন। তখন তারা এর থেকে ফিরে আসেন। কিন্তু এখন খোদ যিম্মাদারই এ ধরনের কথা; এমনকি এরচেয়েও সীমাতিরিক্ত কথা বলে বেড়াচ্ছে, যেমনটি উপরের চয়নিকা থেকে স্পষ্ট হচ্ছে। এর প্রতি বারবার তার দৃষ্টি আকর্ষণ করা হয়েছে; কিন্তু তিনি ভ্রুক্ষেপ করছেন না। ফলশ্রুতিতে উম্মাহকে গুমরাহি থেকে বাঁচাতে এই সিদ্ধান্ত ও ফতোয়ার সত্যায়ন করা হচ্ছে।

ফতোয়ার ওপর যাঁদের স্বাক্ষর রয়েছে-
১. মাওলানা আবুল কাসেম নুমানি
২. মুফতি সাঈদ আহমদ পালনপুরি
৩. মাওলানা আরশাদ মাদানি

৪. আল্লামা নিআমতুল্লাহ আযমি
৫. মুফতি হাবিবুর রহমান খায়রাবাদি
৬. মাওলানা কারি উসমান
৭. মুফতি যাইনুল ইসলাম কাসেমি
৮. মাওলানা আবদুল খালেক মাদরাজি
৯. মুফতি আবদুল খালেক সাম্ভালি
১০. মুফতি হাবিবুর রহমান আযমি
১১. মুফতি নুমান সিতাপুরি
১২. মুফতি মুসআব
১৩. মুফতি ফখরুল ইসলাম
১৪. মুফতি আসাদুল্লাহ
১৫. মুফতি মাহমুদ হাসান বুলন্দশহরি
১৬. মুফতি ওয়াকার আলি

ফতোয়াটির ওপর দারুল উলুম দেওবন্দের এবং দেওবন্দের দারুল ইফতার সিলমোহর অঙ্কিত রয়েছে।

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768
Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ 28/01/2017 حوالہ 196/3/1

باسمہ تعالی

الحمد للّٰہ ربّ العالمین، والصّلاۃ والسّلام علی سید الأنبیاء والمرسلین، سیّدنا ومولانا محمد وعلی وآلہ وأصحابہ أجمعین. أمابعد:

جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بعض بیانات کی روشنی میں ان کے افکار اور نظریات کے سلسلے میں دارالعلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واضح کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ تحقیق کے بعد اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ان کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے۔ بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے؛ جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں موصوف جمہور امت اور اجماع سلف سے باہر نکل رہے ہیں، چونکہ یہ متفقہ موقف اب عام ہو چکا ہے اس لیے اس کے مکمل اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے رجوع کے نام سے ایک تحریر بھی موصول ہوئی تھی جس پر اطمینان نہیں ہو سکا تھا۔

اب مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ کو رجوع کے سلسلے میں ایک نئی تحریر موصول ہوئی ہے، جس کے تمام مشمولات اور تفصیلات سے اگرچہ اتفاق نہیں کیا جا سکتا؛ لیکن اس تحریر میں مولانا نے فی الجملہ اپنے ان بیانات سے رجوع کیا ہے جن کا ذکر دارالعلوم دیوبند کے موقف میں کیا گیا تھا، اور آئندہ ان کا اعادہ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اب اس موقع پر اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے جناب مولانا محمد سعد صاحب کی جن قابل اشکال باتوں کے سلسلے میں اپنا متفقہ موقف ظاہر کیا تھا، وہ موقف اپنی جگہ پر قائم ہے، دارالعلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واپس نہیں لیا ہے اور اُن افکار ونظریات کو جن کا ذکر متفقہ موقف میں کیا گیا ہے، دارالعلوم دیوبند بہر حال غلط اور ناقابل قبول سمجھتا ہے اور اُن تمام غلط باتوں پر جن کی نشاندہی متفقہ موقف میں کی گئی ہے، جماعت کی ہر سطح پر قدغن لگانا ضروری سمجھتا ہے؛ لیکن مولانا نے اپنی تحریر میں چونکہ فی الجملہ رجوع کرتے ہوئے آئندہ ان باتوں سے پرہیز کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے؛ اس لیے اس پر اعتماد کرتے ہوئے ہم توقع کرتے ہیں کہ مولانا آئندہ ایسی باتوں سے مکمل احتیاط برتیں گے جو علمائے راسخین کے نزدیک قابل گرفت ہو سکتی ہوں، اسی کے ساتھ مولانا محمد سعد صاحب کو بطور خاص اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں ان کے بیانات صرف مرجوح تفسیر کی حیثیت نہیں رکھتے؛ بلکہ وہ یقینی طور پر غلط ہیں اور جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس کے منافی ہیں؛ اس لیے اس مسئلہ میں مولانا کو اپنے تمام بیانات کی بلا تاویل تردید کرنی چاہیے، خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عجلت کو بنی اسرائیل

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768
Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ ..... حوالہ 196/3/2

کی گمراہی کا سبب قرار دینے کا مسئلہ ہو یا ۴۰ رات دعوت ترک کر کے عبادت میں مشغول رہنے کا الزام ہو، اس مسئلہ کی مختصر وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمالی جائے، نیز تفصیلی دلائل کے لیے مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی کا مضمون "**وَمَآ أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى**" **کی صحیح ومعتبر تفسیر** بغور دیکھنی چاہیے، جو اس تحریر کے ہمراہ ارسال ہے اور دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر بھی شائع ہو چکی ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو بیان کرتے ہیں، اس کے بارے میں قابل توجہ امور:

(۱) مولانا اپنی تحریر مؤرخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ = ۹ جنوری ۲۰۱۷ء میں لکھتے ہیں: ''میں اپنے ایسے بیانات سے رجوع کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرائے تھی، بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی الخ''۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ مرجوح ہی نہیں بلکہ غلط اور باطل ہے سلف میں سے کسی کا یہ قول نہیں ہے اور نہ کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی بات کہہ سکتا ہے، روح المعانی سے جو عبارت مولانا نے نقل کی ہے اس عبارت کا مولانا کی اس بات سے کہ ''موسیٰ علیہ السلام ۴۰ رات دعوت کے عمل کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہو گئے، اسی وجہ سے بنی اسرائیل کی اکثریت گمراہ ہو گئی'' کوئی ربط وتعلق نہیں ہے۔

(۲) خدائے عالم الغیب والشہادۃ نے "قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" الآیۃ میں واضح الفاظ میں قوم موسیٰ علیہ السلام کی گمراہی کا حقیقی ومجازی سبب بیان فرمادیا ہے۔ اس سے حضرت موسیٰ کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔

صاحب مظہری کے جس تفسیری قول کو مولانا اپنی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، اولاً تو خود قاضی صاحب نے اس کو بصیغۂ تمریض بیان کیا ہے، پھر اس کا جو جواب نقل کیا ہے اُسے لفظ ''لعل'' سے بیان کیا ہے، معلوم ہوا کہ اس پر خود انھیں بھی جزم ویقین نہیں ہے، علاوہ ازیں اس جواب میں علمی خدشات بھی ہیں، پھر اس کا مولانا کی بات سے کوئی ربط بھی نہیں ہے، ان وجوہ سے اس مسئلہ میں اسے دلیل سمجھنا بڑی بھول ہے، نیز روح المعانی سے جو عبارت نقل کی گئی ہے، اس کا بھی مولانا کی بات سے ادنی تعلق نہیں ہے؛ بلکہ اس کے سیاق وسباق کو پیش نظر رکھ کر دیکھیں تو وہ فی الجملہ مولانا کے دعویٰ کے خلاف ہوگی۔

قرآن مجید کی آیت متعلقہ کو پڑھیے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ کے سوال "مَآ أَعْجَلَكَ" کا جو جواب دیا ہے، اس پر کسی نوع کا کوئی انکار مذکور نہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب کو قبول فرمالیا ہے۔

آگے مولانا لکھتے ہیں کہ: ''اس کے بیان میں بھی قصور ہوا جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بے ادبی کا شبہ پیدا ہوا''۔

ذرا اپنے اس جملہ پر غور کریں کہ ''موسیٰ علیہ السلام نے صرف ۴۰ رات دعوت کا عمل نہیں کیا''۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768
Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 196/3/3 التاریخ

مولانا صریح لفظوں میں کہہ رہے ہیں کہ ”موسیٰ علیہ السلام نے دعوت وتبلیغ جو اُن کا فرضِ منصبی ہے ترک کردیا“ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو جو بنص قرآنی کارِ نبوت ورسالت میں ان کے شریک عمل تھے، اپنا نائب وقائم مقام بنا دیا تھا، اور قرآن بیان کرتا ہے کہ انھوں نے دعوت وتبلیغ کی یہ خدمت انجام بھی دی، پھر بھی مولانا حضرت موسیٰ کو ترک دعوت کا مورد قرار دے رہے ہیں، کیا یہ ان کی شان رسالت میں صریح تنقیص نہیں ہے؟ اس لیے مولانا نے رجوع سے پہلے جو باتیں لکھی ہیں وہ نہ درست ہیں نہ مولانا کے منصب کے مطابق۔

لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں مولانا محمد سعد صاحب اپنے تمام بیانات سے بلا تاویل وتوجیہ رجوع کریں اور اس کا اعلان کریں۔

দারুল উলুম দেওবন্দের সর্বশেষ প্রজ্ঞাপন

[যা ৯ জানুয়ারি ২০১৭ তারিখে মাওলানা সাদ সাহেব কর্তৃক প্রেরিত চিঠির উত্তরে লেখা হয়। এ ফতোয়া ২৮ জানুয়ারি ২০১৭ তারিখে ইস্যুকৃত।]

باسمه تعالى

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، سيدنا و مولانا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين، أما بعد :

জনাব মাওলানা মুহাম্মদ সাদ কান্ধলভি সাহেবের কিছু বয়ানের আলোকে তার দৃষ্টিভঙ্গি ও চিন্তাধারা সম্পর্কে দারুল উলুম দেওবন্দ নিজ সর্বসম্মত অবস্থান স্পষ্ট করেছিল। যেখানে বলা হয়েছিল যে, 'অনুসন্ধান শেষে এখন এ কথা প্রমাণিত সত্য যে, তার বিভিন্ন বয়ানের মাঝে কুরআন ও হাদিসের ভুল ও অপ্রণিধানযোগ্য ব্যাখ্যা, ভ্রান্তিকর দলিল ও তাফসির বির রায় বা মনগড়া তাফসির পাওয়া যায়। কিছু বিষয়ে আম্বিয়া আলাইহিমুস সালাম সম্পর্কে পরিষ্কার অবমাননা প্রকাশ পেয়েছে। এর পাশাপাশি এমন অনেক বিষয় রয়েছে, যেখানে তিনি জমহুর উম্মাহ ও পূর্বসূরিদের সম্মিলিত সিদ্ধান্ত থেকে বেরিয়ে এসেছেন। যেহেতু সেই সর্বসম্মত অবস্থানের কথা সবাই জানেন, কাজেই এখানে তার পুনরাবৃত্তি নিষ্প্রয়োজন।

'মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের পক্ষ থেকে রুজু' নামে একটি লেখাও হস্তগত হয়েছিল, যার ওপর আশ্বস্ত হওয়া যায়নি।

এখন মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের পক্ষ থেকে ১০ রবিউস সানি ১৪৩৮ তারিখে রুজু (মতপ্রত্যাহার) শিরোনামে একটি নতুন লেখা আমাদের কাছে পৌঁছে। লেখার সবগুলো কথা ও বিবরণের সঙ্গে যদিও

আমরা একমত হতে পারছি না; কিন্তু ওই লেখার মাঝে মাওলানা মোটামুটি তার ওই সকল বয়ান থেকে রুজু করেছেন, যার কথা দারুল উলুম দেওবন্দের অবস্থানে বলা হয়েছিল। তিনি আগামীতে কথাগুলো পুনরাবৃত্তি না করার অঙ্গীকার করেছেন।

এখন এ পর্যায়ে এসে এ কথা স্পষ্ট করা আবশ্যক যে, দারুল উলুম দেওবন্দ জনাব মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের যেসব আপত্তিকর কথার ব্যাপারে নিজের সর্বসম্মত অবস্থান স্পষ্ট করেছিল, সেই অবস্থান নিজ স্থলে এখনো বলবৎ। দারুল উলুম দেওবন্দ নিজ সর্বস্মত অবস্থান থেকে সরে আসেনি। সাদ সাহেবের যেসব দৃষ্টিভঙ্গি ও চিন্তাধারার কথা 'সর্বসম্মত অবস্থান'-এ উল্লেখ করা হয়েছে, দারুল উলুম দেওবন্দ সর্ববাস্থায় সেগুলোকে ভুল ও অগ্রহণযোগ্য মনে করে। 'সর্বসম্মত অবস্থান'-এ যেসকল বিভ্রান্তিকর বক্তব্য চিহ্নিত করা হয়েছে, সেগুলোর ওপর তাবলীগ জামাতের সর্বস্তরে বিধি-নিষেধ আরোপ করা আবশ্যক মনে করে; কিন্তু মাওলানা যেহেতু নিজের লেখার মাঝে মোটামুটি রুজু করে আগামীতে এ জাতীয় কথা পরিহার করে চলার নিশ্চয়তা দিয়েছেন; এজন্যে তার কথার ওপর আস্থা রেখে আমরা আশা করি যে, মাওলানা আগামীতে এমন সব কথা সম্পূর্ণরূপে বর্জন করবেন, যা বিদগ্ধ উলামায়ে কেরামের কাছে আপত্তিকর মনে হতে পারে।

এর পাশাপাশি মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবকে বিশেষ করে এ বিষয়ের প্রতি দৃষ্টি আকর্ষণ করা হচ্ছে যে, হযরত মুসা আলাইহিস সালাম সম্পর্কে তিনি তার বয়ানে শুধু অপ্রণিধানযোগ্য (মারজুহ) তাফসিরই আনেন নি; বরং তিনি সন্দেহাতীতভাবে এখনো ভুলে ওপর আছেন। যা পরম সম্মানিত নবি হযরত মুসা আলাইহিস সালামের পবিত্র মর্যাদার পরিপন্থী। কাজেই এ মাসআলায় মাওলানাকে অবশ্যই তার পূর্বের বয়ানগুলো থেকে বিনাব্যাখ্যায় সরে আসতে হবে। চাই সেই বয়ান মুসা আলাইহিস সালামের ত্বরাপ্রবণতাকে বনি ইসরাঈলের গুমরাহির কারণ অভিহিত করা প্রসঙ্গে হোক বা চল্লিশ রজনী দাওয়াত ত্যাগ করে ইবাদতে নিমগ্ন হওয়া অপবাদ প্রসঙ্গে হোক। মাসআলাটি সংক্ষেপে বিশ্লেষণ করার জন্যে নিচের লেখাগুলো মনোযোগের সঙ্গে পড়ুন। এ

বিষয়ে বিশদ প্রমাণের জন্যে মাওলানা হাবিবুর রহমান আযমির লেখা 'وما أعجلك عن قومك يا موسى کی صحیح ومعتبر تفسیر'[১] পূর্ণ মনোযোগের সঙ্গে পড়ুন। প্রবন্ধটি এ লেখার সঙ্গে পাঠানো হচ্ছে। দারুল উলুম দেওবন্দের ওয়েবসাইটেও প্রকাশ করা হয়েছে।

সাইয়্যেদুনা মুসা আলাইহিস সালাম সম্পর্কে মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেব যে কথাগুলো বলে থাকেন, সেখান থেকে কয়েকটি বিষয়ে দৃষ্টি আকর্ষণ করা হচ্ছে-

১. মাওলানা ১০ রবিউস সানি ১৪৩৮ হি. তারিখে লেখা চিঠিতে লিখেছেন,

میں اپنے ایسے بیانات سے رجوع کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرائے تھی، بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی الخ.

এ প্রসঙ্গে নিবেদন করছি যে, এ কথা শুধু মারজুহ (অপ্রণিধানযোগ্য)-ই নয়; বরং ভুল ও বিভ্রান্তিকর। মহান পূর্বসূরিদের মধ্য হতে কেউ এ কথা বলেননি। মুসা আলাইহিস সালামের ব্যাপারে এমন কথা কেউ বলতেও পারেন না। মাওলানা দলিল হিসেবে রুহুল মাআনির যে লেখা নকল করেছেন, তার সঙ্গে মাওলানার এ কথা "মুসা আলাইহিস সালাম চল্লিশ রাত দাওয়াতের আমল ছেড়ে ইবাদতে মগ্ন হয়ে যান। এ কারণে অধিকাংশ বনি ইসরাঈল গুমরাহ হয়ে গেছেন" এর কোনো ধরনের সম্পর্ক ও সংশ্লিষ্টতা নেই।

২. যেই আল্লাহ দৃশ্য ও অদৃশ্যের সব কিছু সম্পর্কে সম্যক অবহিত তিনি قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ আয়াতে মুসা আলাইহিস সালামের সম্প্রদায়ের গুমরাহির হাকিকি ও মাজাযি (আসল ও রূপক) দু' কারণই জানিয়ে দিয়েছেন। এর সঙ্গে সাইয়্যেদুনা মুসা আলাইহিস সালামের দূরতম সম্পর্কও নেই।

---

[১]. প্রবন্ধটি আমার অনুবাদে 'মাওলানা মুহাম্মদ সাদ সাহেবের একটি বিতর্কিত তাফসির' নামে প্রকাশিত হয়েছে। যা চলমান তাবলীগ সিরিজের চতুর্থ বই।

তাফসিরে মাযহারি গ্রন্থের লেখকের যে কথাটিকে মাওলানা স্বপক্ষে দলিল হিসেবে পেশ করেছেন, সেক্ষেত্রে প্রথমত খোদ কাযি সাহেব নিজেই বক্তব্যটিকে অজ্ঞাত বক্তার দিকে সম্বন্ধিত করে বয়ান করেছেন। এরপর সে প্রশ্নের যে উত্তর তিনি দিয়েছেন সেটাও শুরু করেছেন لعل শব্দ দিয়ে। বুঝা গেল, এর ওপর তিনি নিজেই আশ্বস্ত ও নিশ্চিন্ত নন। এ ছাড়াও সেই উত্তরের ওপর অনেকগুলো ইলমি আপত্তি রয়েছে। উপরন্তু মাওলানার বক্তব্যের সঙ্গে সেই উত্তরের কোনো ধরনের সম্পর্কও নেই। এতগুলো কারণ সামনে রেখে আলোচিত মাসআলায় এটিকে তার দলিল মনে করা বড় ধরনের ভুল। উপরন্তু রুহুল মাআনি থেকে যেই লেখা নকল করা হয়েছে, মাওলানার বক্তব্যের সঙ্গে সেটিরও ন্যূনতম সম্পর্ক নেই; বরং ওই লেখার আগের অংশ ও পরের অংশ মিলিয়ে দেখলে বুঝে আসবে যে, তা সামষ্টিকভাবে মাওলানার দাবির সম্পূর্ণ পরিপন্থী।

আপনি যদি ওই ঘটনা সম্পর্কিত কুরআন কারিমের অন্যান্য আয়াত পড়েন তাহলে দেখতে পাবেন, আল্লাহ তাআলার وما أعجلك—'কী কারণে এতো দ্রুত চলে এসেছো' প্রশ্নের উত্তরে মুসা আলাইহিস সালাম যে কথা বলেছেন, তার ওপর আল্লাহ কোনো ধরনের আপত্তি তোলেননি। বুঝা গেল, আল্লাহ তাআলা তাঁর উত্তর গ্রহণ করেছেন।

আপনি রুজুনামার পরবর্তী অংশে লিখেছেন,

> اس کے بیان میں بھی قصور ہوا جس سے حضرت موسی علیہ السلام کے بارے میں بے ادبی کا شبہ ہوا.
>
> 'ওই বয়ানেও আমার ভুল হয়েছে, যে বয়ানে হযরত মুসা আলাইহিস সালামের ব্যাপারে বেআদবির সংশয় ওঠে'।

আপনি আপনার এ কথার ওপর একটু মনোযোগ দিন— 'মুসা আলাইহিস সালাম শুধু ৪০ রাত দাওয়াতের আমল করেননি।'

মাওলানা পরিষ্কার এ কথাও বলেছেন যে, 'মুসা আলাইহিস সালাম দাওয়াত ও তাবলীগ— যা পদাধিকারবলে তাঁর দায়িত্ব ছিল, তা ছেড়ে দেন'।

অথচ সাইয়্যেদুনা মুসা আলাইহিস সালাম নিজ ভাই হযরত হারুন আলাইহিস সালামকে নিজের স্থলাভিষিক্ত ও নায়েব বানিয়ে গিয়েছিলেন, যিনি কুরআন কারিমের পরিষ্কার ঘোষণা অনুসারে নবুওয়াত ও রিসালাতের এই মেহনতে অংশিদার ছিলেন। কুরআন এ কথাও বলছে যে, তিনি দাওয়াত ও তাবলীগের এই খিদমাত আঞ্জামও দিয়েছেন। এরপরও মাওলানা সাহেব হযরত মুসা আলাইহিস সালামকে দাওয়াত ত্যাগের অপবাদে অভিযুক্ত করছেন। বলুন, এটি কি রিসালাতের পদমর্যাদার পরিষ্কার অবমূল্যায়ন নয়? কাজেই মাওলানা রুজু করার পূর্বে যে কথাগুলো লিখেছেন, তা যেমন সঠিক নয়; তেমনই তা মাওলানার পদমর্যাদার সঙ্গে সঙ্গতিপূর্ণ নয়।

কাজেই হযরত মুসা আলাইহিস সালাম সম্পর্কে মাওলানা সাদ সাহেব যেন তার সকল বয়ান থেকে বিনাব্যাখ্যায়, অকারণ না দর্শিয়ে রুজু করেন এবং তার ঘোষণা জানিয়ে দেন।

এ প্রজ্ঞাপনে স্বাক্ষর করেছেন—

১. মাওলানা আবুল কাসেম নুমানি
মুহতামিম, দারুল উলুম দেওবন্দ
২. মুফতি সাঈদ আহমদ পালনপুরি
সদর মুদাররিস, দারুল উলুম দেওবন্দ
৩. মাওলানা আরশাদ মাদানি
৪. আল্লামা নিআমতুল্লাহ আযমি
৫. মুফতি হাবিবুর রহমান আযমি
৬. মাওলানা কমরুদ্দিন গোরাখপুরি
৭. মুফতি যাইনুল ইসলাম কাসেমি
৮. মাওলানা আবদুল খালেক মাদরাজি
৯. মুফতি আবদুল খালেক সান্তালি
১০. মুফতি হাবিবুর রহমান খায়রাবাদি
মুফতি, দারুল উলুম দেওবন্দ

১১. মাওলানা কারি উসমান
১২. মুফতি নুমান সিতাপুরি
১৩. মুফতি মুসআব
১৪. মুফতি ফখরুল ইসলাম
১৫. মুফতি আসাদুল্লাহ
১৬. মুফতি মাহমুদ হাসান বুলন্দশহরি
১৭. মুফতি ওয়াকার আলি

দারুল উলুমের প্যাডে লিখিত এ সিদ্ধান্তের ওপর দারুল উলুম দেওবন্দের এবং দেওবন্দের দারুল ইফতার সিলমোহর অঙ্কিত রয়েছে।

পাঁচটি গুরুত্বপূর্ণ বইয়ের সমন্বয়ে
রচিত **'তাবলীগ সিরিজ'** নিজেও পড়ুন,
অন্যকেও পড়তে উৎসাহিত করুন।

নিযামুদ্দিন মারকায ও নেপথ্যের কিছু সত্য
সংকলক
চৌধুরি আমানত উল্লাহ
সদস্য, মজলিসে আমেলা, মাদরাসায়ে কাশেফুল উলুম
বাংলাওয়ালি মসজিদ, হযরত নিযামুদ্দিন বস্তি, দিল্লি

মাওলানা সাদ সাহেব সমীপে কিছু নিবেদন
সংকলক
মাওলানা যায়দ মাযাহেরি নদভি
উসতাযুল হাদিস, নদওয়াতুল উলামা লাখনৌ, ভারত

মাওলানা সাদ সাহেব সমীপে একটি খোলা চিঠি
সংকলক
মাওলানা যায়দ মাযাহেরি নদভি
উসতাযুল হাদিস, নদওয়াতুল উলামা লাখনৌ, ভারত

মাওলানা সাদ সাহেবের একটি বিতর্কিত তাফসির
সংকলক
মাওলানা হাবিবুর রহমান আযমি
উসতাযুল হাদিস, দারুল উলূম দেওবন্দ, ভারত

মাওলানা সাদ সাহেবের কিছু ভুল দৃষ্টিভঙ্গি ও দারুল উলূম দেওবন্দের অবস্থান
দারুল উলুম দেওবন্দের ওয়েবসাইট হতে সংগৃহীত

দারুল উলুম দেওবন্দের ফতোয়ার একটি অংশ

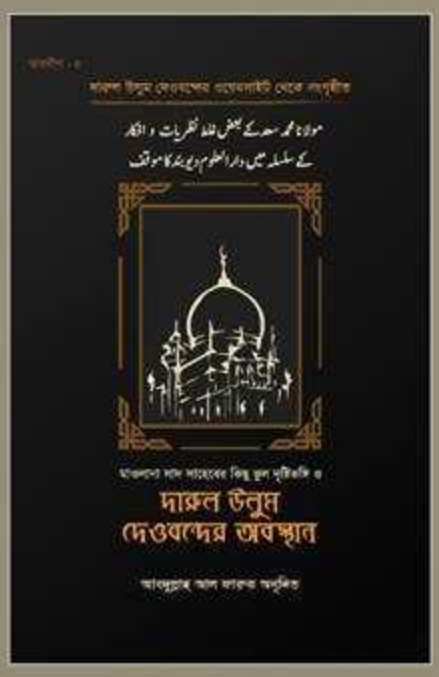

প্রকাশনায়
মাকতাবাতুল আসআদি
আশুলিয়া, ঢাকা
015 11 52 50 70

পরিবেশনায়
মাকতাবাতুল আযহার
মধ্যবাড্ডা। বাংলাবাজার।
যাত্রাবাড়ি। সিলেট।
019 24 07 63 65